اُمّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کے فضائل ومناقب پر مشتمل مدنی گلدستہ

اُمَّہاتُ المُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ

اس کتاب میں ملاحظہ فرمایئے

- افضل ترین جنتی عورتیں 15
- حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی فراخدلی 19
- حضرت سیدتنا سودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا خواب 22
- حضرت سیدتنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا تفقہ فی الدین 30
- حضرت سیدتنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا انفاق فی سبیل اللہ 44

مدنی چینل دیکھتے رہئے

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہن کے فضائل ومناقب پر مشتمل ایمان افروز کتاب

موسوم بہ

اُمہات المؤمنین

رضی اللّٰہ تعالٰی عنہن

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبۂ تخریج)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن

پیش کش : مدنی علماء شعبہ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

سن طباعت : جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ، جولائی 2007ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران

پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ......**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون:021-32203311
- ......**لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون:042-37311679
- ......**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون:041-2632625
- ......**کشمیر** : چوک شہیداں، میرپور فون:058274-37212
- ......**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون:022-2620122
- ......**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون:061-4511192
- ......**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون:044-2550767
- ......**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون:051-5553765
- ......**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون:068-5571686
- ......**نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون:0244-4362145
- ......**سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون:071-5619195
- ......**گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون:055-4225653
- ......**پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''اُمہات المومنین'' کے 13 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''13 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{۱} ہر بار حمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوُّذ و {۴} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {۵} رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ {۶} حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور {۷} قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {۸} قرآنی آیات اور {۹} اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا {۱۰} جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۱۱} جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم پڑھوں گا۔ {۱۲} (اپنے ذاتی نسخے پر) ''یادداشت'' والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ {۱۳} کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المد ینۃ العلمیۃ

از شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **تبلیغِ قراٰن وسنّت** کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور **اشاعتِ علمِ شریعت** کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے **متعدد مجالس** کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس '' **المد ینۃ العلمیۃ** '' بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومفتیانِ کرام** کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل **چھ شعبے** ہیں:

{1} شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت
{2} شعبۂ درسی کُتُب
{3} شعبۂ اصلاحی کُتُب
{4} شعبۂ تراجمِ کتب
{5} شعبۂ تفتیشِ کُتُب
{6} شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ

بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ **امام اَحمد رَضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام **اسلامی بھائی** اور **اسلامی بہنیں** اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی **مدنی کام** میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور **مجلس** کی طرف سے شائع ہونے والی **کُتُب** کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **''دعوتِ اسلامی''** کی **تمام مجالس** بَشُمُول **''المدینۃ العلمیۃ''** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں **ترقّی** عطا فرمائے اور ہمارے ہر **عملِ خیر** کو **زیورِ اخلاص** سے آراستہ فرما کر **دونوں جہاں کی بھلائی** کا سبب بنائے۔ہمیں **زیرِ گنبدِ خضرا شہادت،جنّت البقیع** میں **مدفن** اور **جنّت الفردوس** میں **جگہ** نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی زوجیت کے شرف کی وجہ سے امہات المؤمنین کے لقب سے سرفراز ہوئیں، چنانچہ قرآن پاک میں ارشادِ ربانی ہے:

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔ (پ ۲۱، الاحزاب: ٦)

امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن حرمت میں مؤمنین کی مائیں ہیں اور مؤمنوں پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح ان کی مائیں حرام ہیں۔

(الدر المنثور فی التفسیر المأثور، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ: ٦، ج ٦، ص ٥٦٦)

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن یعنی جن سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے نکاح فرمایا، چاہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے وصالِ ظاہری سے پہلے ان کا انتقال ہوا ہو یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد انھوں نے وفات پائی

ہو، یہ سب کی سب امت کی مائیں ہیں اور ہر امتی کے لیے اس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر لائق تعظیم وواجب الاحترام ہیں۔

(شرح العلامة الزرقانی،المقصد الثانی،الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطاهرات،ج٤،ص٣٥٦)

قرآن پاک کی ان آیات مبارکہ سے بھی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی بلند پایہ شان کا اظہار ہوتا ہے

وَ مَنْ یَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِۙ وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِیْمًا ﴿۳۱﴾ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

(پ ٢٢،الاحزاب: ٣١،٣٢)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو تم میں فرمانبردار رہے اللہ اور رسول کی اور اچھا کام کرے ہم اسے اَوروں سے دونا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کیلئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے اے نبی کی بیبیو تم اَور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی اے نبی کی بیبیو اگر اوروں کو ایک نیکی پر دس گنا ثواب دیں گے تو تمہیں بیس گنا کیونکہ تمام جہان کی عورتوں میں تمہیں شرف وفضیلت ہے، اور تمہارے عمل میں بھی دو جہتیں ہیں ایک ادائے اطاعت، دوسرے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا جوئی اور قناعت وحسن معاشرت کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خوشنود کرنا۔ تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اور تمہارا اجر سب سے بڑھ کر، جہان کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں۔ (خزائن العرفان،ص٦٧٣)

ازواج مطہرات کے فضائل ومناقب پر مشتمل تالیف ''امہات المؤمنین'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ میں امہات

المؤمنین کے بے شمار فضائل ومناقب مذکور ہیں جن میں سے بعض کو اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے جن کے مطالعہ سے ان کی شان وعظمت کا پتا چلتا ہے۔ان مقدس صالحات کے حالات وواقعات میں ہمارے لیے درس وہدایت کے بے شمار مدنی پھول ہیں لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ان کے ذریعے اپنی اصلاح کا سامان کریں۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی) نے کتاب ہذا کو مفید پایا اور اس کی اشاعتِ جدید کے لیے درج ذیل امور کا اہتمام کیا۔کمپوزنگ، پروف ریڈنگ ،حوالہ جات کی حتی المقدور تخریج، پیرابندی، آیات کا ترجمہ کنزالایمان کے مطابق اور آخر میں ماخذ ومراجع بھی ذکر کردیے گئے ہیں۔

ان تمام امور کو ممکن بنانے کے لیے "مجلس المدینۃ العلمیۃ" کے شعبۂ تخریج کے اسلامی بھائیوں نے محنت ولگن سے کام کیا اور حتی المقدور اس کتاب کو احسن انداز میں پیش کرنے کی سعی کی۔اللہ عزوجل ان کی یہ محنت اور سعی قبول فرمائے، انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے اور اخلاص واستقامت کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم

شعبۂ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

فہرس

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن	12
2	﴿۱﴾ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	15
3	نسب شریف	15
4	اللہ عزوجل کا سلام	15
5	افضل ترین جنتی عورتیں	15
6	غم گسار بیوی	17
7	سابق الایمان	19
8	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فراخدلی	19
9	اولاد کرام	20
10	وصال	21
11	ذکر خیر	21
12	﴿۲﴾ ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	21
13	نسب شریف	21
14	ہجرت حبشہ	22
15	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب	22
16	وصال	24
17	﴿۳﴾ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	24
18	سلسلہ نسب	24
19	خواب میں سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صورت	25

20	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ناز و نیاز	28
21	تفقہ فی الدین	30
22	برکاتِ آل ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	31
23	ارفع شان	32
24	انفاق فی سبیل اللہ	34
25	وصال	35
26	﴿۴﴾ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	36
27	نسب شریف	36
28	خوشخبری	37
29	وصال	38
30	﴿۵﴾ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	38
31	سلسلہ نسب	38
32	وصال	39
33	﴿۶﴾ ام المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	39
34	سلسلہ نسب	39
35	نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم	40
36	وصال	41
37	﴿۷﴾ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا	42
38	اِنفاق فی سبیل اللہ	44
39	وصال	45
40	﴿۸﴾ ام المؤمنین سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا	46

41	قیدیوں کی رہائی	47
42	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب	47
43	وصال	48
44	﴿9﴾ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	48
45	سلسلہ نسب	48
46	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب	49
47	نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم	49
48	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ادب	50
49	وصال	50
50	﴿10﴾ ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہا	51
51	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب	51
52	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ادب	52
53	وصال	53
54	﴿11﴾ ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	53
55	نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم	54
56	وصال	55
57	مآخذ ومراجع	56

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نسبت مبارکہ کی وجہ سے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا بھی بہت ہی بلند مرتبہ ہے، ان کی شان میں قرآن کی بہت سی آیات بینات نازل ہوئیں جن میں ان کی عظمتوں کا تذکرہ اوران کی رفعت شان کا بیان ہے، چنانچہ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں ارشادفرمایا:

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (پ ۲۲،الاحزاب: ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے نبی کی بیبیو تم اورعورتوں کی طرح نہیں ہو۔

دوسری آیت میں ارشادفرمایا کہ

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ (پ ۲۱،الاحزاب: ٦)

ترجمۂ کنزالایمان: اوراس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

یہ تمام امت کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مقدس ازواج دوباتوں میں حقیقی ماں کے مثل ہیں، ایک یہ کہ ان کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کسی کا نکاح جائز نہیں۔

دوم یہ کہ ان کی تعظیم وتکریم ہر امتی پر اسی طرح لازم ہے جس طرح حقیقی ماں کی ، بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ، لیکن نظر اور خلوت کے معاملہ میں ازواج مطہرات کا

حکم حقیقی ماں کی طرح نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید میں حضرت حق جل جلالہ کا ارشاد ہے کہ

وَ اِذَا سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ مَتَاعًا فَسۡـَٔلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔

مسلمان اپنی حقیقی ماں کو تو دیکھ بھی سکتا ہے اور تنہائی میں بیٹھ کر اس سے بات چیت بھی کر سکتا ہے مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مقدس ازواج سے ہر مسلمان کے لیے پردہ فرض ہے اور تنہائی میں ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا حرام ہے۔

اسی طرح حقیقی ماں کے ماں باپ، نانی نانا اور حقیقی ماں کے بھائی بہن ماموں خالہ ہوا کرتے ہیں، مگر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ماں باپ امت کے نانی نانا اور ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے بھائی بہن امت کے ماموں خالہ نہیں۔

یہ احکام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ان تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ہیں جن سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نکاح فرمایا، چاہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پہلے ان کا انتقال ہوا ہو یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد انہوں نے وفات پائی ہو۔ یہ سب کی سب امت کی مائیں ہیں اور ہر امتی کے لیے اس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر لائق تعظیم و واجب الاحترام ہیں۔

(شرح العلامة الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطاهرات، ج ٤، ص ٣٥٦)

ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی تعداد اور ان کے نکاحوں کی ترتیب کے بارے میں مؤرخین کا قدرے اختلاف ہے۔ مگر گیارہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے بارے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ان میں سے حضرت خدیجہ اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے ہی انتقال ہو گیا تھا

مگر نو بیبیاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وفات اقدس کے وقت موجود تھیں۔

ان گیارہ امت کی ماؤں میں سے چھ خاندان قریش کے اونچے گھرانوں کی چشم و چراغ تھیں جن کے اسماء مبارکہ یہ ہیں:

﴿۱﴾ خدیجہ بنت خویلد ﴿۲﴾ عائشہ بنت ابوبکر صدیق ﴿۳﴾ حفصہ بنت عمر فاروق ﴿۴﴾ ام حبیبہ بنت ابوسفیان ﴿۵﴾ ام سلمہ بنت ابوامیہ ﴿۶﴾ سودہ بنت زمعہ

اور چار ازواج مطہرات خاندان قریش سے نہیں تھیں بلکہ عرب کے دوسرے قبائل سے تعلق رکھتی تھیں وہ یہ ہیں:

﴿۱﴾ زینب بنت جحش ﴿۲﴾ میمونہ بنت حارث ﴿۳﴾ زینب بنت خزیمہ ﴿۴﴾ جویریہ بنت حارث اور ایک زوجہ یعنی صفیہ بنت حیی، یہ عربی النسل نہیں تھیں بلکہ خاندان بنی اسرائیل کی ایک شریف النسب رئیس زادی تھیں۔

اس بات میں بھی کسی مؤرخ کا اختلاف نہیں ہے کہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا اور جب تک وہ زندہ رہیں آپ نے کسی دوسری عورت سے عقد نہیں فرمایا۔

(شرح العلامة الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطاهرات، ج ٤، ص ٣٥٩)

ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود ان کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام
پارہائے صحف غنچہائے قدس اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام
اہل اسلام کی مادران شفیق بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، حصہ دوم، ص ٢٢٣)

﴿ ۱ ﴾ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نسب شریف

سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنتِ خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔ آپ کا نسب حضور پرنور شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نسب شریف سے قصی میں مل جاتا ہے۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ام ہند ہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت زائدہ بن الاصم قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذ کرازواج مطہرات وی، ج۲،ص۴٦٤)

اللہ تعالیٰ کا سلام

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں جبرائیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ عزوجل کے رسول! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کے پاس حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دستر خوان لا رہی ہیں جس میں کھانا پانی ہے جب وہ لائیں ان سے ان کے رب کا سلام فرمانا۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة،باب فضائل خدیجة ام المؤمنین رضی اللّٰہ تعالی عنہا،الحدیث ۲۴۳۲،ص۱۳۲۲)

افضل ترین جنتی عورتیں

مسند امام احمد میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے افضل سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سیدہ فاطمہ بنت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، حضرت

مریم بنت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ تعالیٰ عنہا امراۂ فرعون ہیں۔

(المسندللامام احمدبن حنبل،مسند عبدالله بن عباس،الحديث٢٩٠٣،ج١،ص ٦٧٨)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تجارت میں دونا نفع

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کا ہر جگہ چرچا تھا حتی کہ مشرکین مکہ بھی انہیں الامین والصادق سے یاد کرتے، سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے کاروبار کے لئے یکتائے روزگار کو منتخب فرمایا اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں پیغام پہنچایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مالِ تجارت لے کر شام جائیں اور منافع میں جو مناسب خیال فرمائیں لے لیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس پیشکش کو بمشورۂ ابوطالب قبول فرمالیا۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے غلام میسرہ کو بغرض خدمت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنا مال بصرہ میں فروخت کر کے دونا نفع حاصل کیا نیز قافلے والوں کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی صحبت بابرکت سے بہت نفع ہوا جب قافلہ واپس ہوا تو سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا کہ دو فرشتے رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر سایہ کناں ہیں نیز دوران سفر کے خوارق نے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کا گرویدہ کر دیا۔

(مدارج النبوت،قسم دوم،باب دوم در کفالت عبدالمطلب ...الخ،ج٢،ص٢٧)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مالدار ہونے کے علاوہ فراخ دل اور قریش کی عورتوں میں اشرف وانسب تھیں۔ بکثرت قریشی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے خواہشمند

تھےلیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کسی کے پیغام کو قبول نہ فرمایا بلکہ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکارِ ابدقرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں نکاح کا پیغام بھیجا اور اپنے چچا عمرو بن اسد کو بلایا۔ سردارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم بھی اپنے چچا ابو طالب، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر رؤساء کے ساتھ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لائے۔ ابو طالب نے نکاح کا خطبہ پڑھا۔ ایک روایت کے مطابق سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ سونا تھا۔

(مدارج النبوت،قسم دوم،باب دوم در کفالت عبدالمطلب ...الخ،ج۲،ص۲۷)

بوقتِ نکاح سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس برس اور آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی عمر شریف پچیس برس کی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد،تسمیۃ النساء...الخ،ذکر خدیجۃ بنت خویلد،ج۸،ص ۱۳)

جب تک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حیات رہیں آپ کی موجودگی میں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہ فرمایا۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ،باب فضائل خدیجۃ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا،الحدیث ۲۴۳۵،ص ۱۳۲۴)

غم گسار بیوی

غارِ حرا میں حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں وحی لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا پڑھیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: کہ ''ما انا بقارئ'' میں نہیں پڑھتا اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے اپنی آغوش میں لے کر بھینچا پھر چھوڑ کر دوبارہ کہا: پڑھیے، میں نے کہا: میں نہیں پڑھتا، جبرائیل علیہ

السلام نے پھر آغوش میں لے کر بھینچا پھر چھوڑ کر کہا پڑھیے میں نے کہا میں نہیں پڑھتا۔

تیسری مرتبہ پھر جبرائیل علیہ السلام نے آغوش میں لے کر بھینچا پھر چھوڑ کر کہا:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ(۱) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ(۲) اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ(۳) الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ(۴) عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْؕ(۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔ (پ ۳۰،العلق: ۱ تا ۵)

اس پرمژدہ واقعہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی طبیعت بے حد متأثر ہوئی گھر واپسی پر سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:" زملونی زملونی "مجھے کمبل اڑھاؤ مجھے کمبل اڑھاؤ۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے جسم انور پر کمبل ڈالا اور چہرہ انور پر سرد پانی کے چھینٹے دیئے تاکہ خشیت کی کیفیت دور ہو۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سارا حال بیان فرمایا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ اچھا ہی فرمائے گا کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم صلۂ رحمی فرماتے، عیال کا بوجھ اٹھاتے، ریاضت و مجاہدہ کرتے، مہمان نوازی فرماتے، بیکسوں اور مجبوروں کی دستگیری کرتے، محتاجوں اور غریبوں کے ساتھ بھلائی کرتے لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے، لوگوں کی سچائی میں انکی مدد اور ان کی برائی سے حذر فرماتے ہیں، یتیموں کو پناہ دیتے ہیں سچ بولتے ہیں اور امانتیں ادا فرماتے ہیں۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان باتوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

واٰلہ وسلم کو تسلی واطمینان دلایا کفار قریش کی تکذیب سے رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جو غم اٹھاتے تھے وہ سب سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھتے ہی جاتا رہتا تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم خوش ہوجاتے تھے اور جب سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تشریف لاتے تو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خاطر مدارات فرماتیں جس سے ہر مشکل آسان ہوجاتی۔

(مدارج النبوت،قسم دوم،باب سوم دربدووحی وثبوت نبوت ...الخ،ج۲،ص۳۲ وقسم پنجم،باب دوم درذکرازواج مطہرات وی، ج۲،ص۴۶۵)

سابق الایمان

مذہب جمہور پر سب سے پہلے علی الاعلان ایمان لانے والی حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ کیونکہ جب سرور دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم غار حرا سے تشریف لائے اوران کو نزول وحی کی خبر دی تو وہ ایمان لائیں۔ بعض کہتے ہیں ان کے بعد سب سے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے بعض کہتے ہیں سب سے پہلے سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف دس سال کی تھی۔ شیخ ابن الصلاح فرماتے ہیں۔ کہ سب سے زیادہ محتاط اور موزوں تر یہ ہے کہ آزاد مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچوں اور نوعمروں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عورتوں میں سیدتنا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور موالی میں زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور غلاموں میں سے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے۔

(مدارج النبوت،قسم دوم،باب سوم دربدووحی وثبوت نبوت ...الخ،ج۲،ص۳۷)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فراخدلی

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اللہ کی

قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی جب سب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا سامان دے دیا اور انہیں کے شکم سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔

(شرح العلامة الزرقانی علی المواهب اللدنية، حضرت خديجة ام المؤمنين رضی الله عنها، ج ٤، ص ٣٦٣ـ الاستيعاب، کتاب النساء ٣٣٤٧، خديجة بنت خويلد، ج ٤، ص ٣٧٩)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب کہ لوگ میری تکذیب کرتے تھے اور انہوں نے اپنے مال سے میری ایسے وقت مدد کی جب کہ لوگوں نے مجھے محروم کر رکھا تھا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السيدة عائشة، الحديث ٢٤٩١٨، ج ٩، ص ٤٢٩)

اولادِ کرام

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی تمام اولاد سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ہوئی۔ بجز حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جو سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئے۔ فرزندوں میں حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمائے گرامی مروی ہیں جب کہ دختران میں سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثوم اور سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن ہیں۔

(السيرة النبوية لابن هشام، حديث تزويج رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه واله وسلم خديجة، اولاده صلى الله تعالیٰ عليه واله وسلم من خديجة رضی الله تعالیٰ عنها، ص ٧٧ـ اسد الغابة، کتاب النساء، خديجة بنت خويلد، ج ٧، ص ٩١)

وصال

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقریباً پچیس سال حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی شریک حیات رہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال بعثت کے دسویں سال ماہِ رمضان میں ہوا۔اور مقبرہ حجون میں مدفون ہیں۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر میں داخل ہوئے اور دعائے خیر فرمائی۔نماز جنازہ اس وقت تک مشروع نہ ہوئی تھی۔اس سانحہ پر رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم بہت زیادہ ملول ومحزون ہوئے۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکرازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۶۵)

ذکر خیر

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اکثر ذکر فرماتے رہتے تھے۔بعض اوقات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم بکری ذبح فرماتے اور پھر اس کے گوشت کے ٹکڑے کرکے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں کے گھر بھیجتے صرف اس لئے کہ یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیاں تھیں۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة،باب فضائل خديجة ام المؤمنين رضی الله تعالى عنها،الحديث ٢٤٣٥،ص١٣٢٣)

﴿۲﴾ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نسب شریف

ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود، قرشیہ عامریہ

ہیں، ان کا نسب افضل الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے نسب شریف سے لوی میں مل جاتا ہے۔ ان کی کنیت ام الاسود ہے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم درذکرازواج مطہرات وی، ج۲، ص۴٦٧)

ہجرت حبشہ

سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابتدا ہی میں مکہ مکرمہ میں ایمان لائیں ان کے شوہر حضرت سکران بن عمرو بن عبدالشمّس بھی ان کے ساتھ اسلام لائے، جن سے عبدالرحمٰن نامی لڑکا پیدا ہوا۔ سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت سکران رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ کی۔ ان کے شوہر مکہ مکرمہ بروایت دیگر حبشہ میں فوت ہوئے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم درذکرازواج مطہرات وی، ج۲، ص۴٦٧)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب

سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب مکہ مکرمہ واپس تشریف لائیں تو خواب میں دیکھا کہ رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور قدم مبارک ان کی گردن پر رکھا۔ اپنا یہ خواب حضرت سکران رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر خواب بعینہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تم بیان کر رہی ہو تو میں بہت جلد اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تمہیں چاہیں گے۔ پھر کچھ دنوں بعد حضرت سکران رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرما گئے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم درذکرازواج مطہرات وی، ج۲، ص۴٦٧)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نہایت پریشانی ہوئی، کیونکہ گھر بار، بال بچوں کا انتظام ان ہی سے متعلق تھا۔ یہ دیکھ کر خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ نکاح کر لیجئے، فرمایا: کس سے؟ خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ وسودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا نام لیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دونوں سے خواستگاری کی اجازت دیدی۔ خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئیں اور کہا کہ خداعزوجل نے تم پر کیسی خیر و برکت نازل فرمائی ہے۔ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ وہ کیا ہے! خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے آپ کے پاس بغرض خواستگاری بھیجا ہے، انہوں نے کہا کہ مجھے منظور ہے مگر میرے باپ سے بھی دریافت کرلو۔ چنانچہ وہ ان کے والد کے پاس گئیں اور جاہلیت کے طریق پر سلام کیا یعنی انعم صباحا کہا انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا نام بتایا پھر نکاح کا پیغام سنایا انہوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) شریف کفو ہیں مگر سودہ سے بھی دریافت کرلو۔ خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ وہ راضی ہیں۔ یہ سن کر زمعہ نے کہا کہ نکاح کے لیے آجائیں۔

(شرح العلامة الزرقانی، الفصل الثالث، سودة ام المؤمنین رضی الله عنها، ج ٤، ص ٣٧٩)

بعض روایتوں کے مطابق حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نکاح میں آئیں

اور بعض کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا نکاح ثانی ہوا۔(اسدالغابة، کتاب النساء، حرف السین، سودة بنت زمعة، ج۷، ص۱۷۳)

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پانچ حدیثیں مروی ہیں ایک بخاری اور باقی چار سنن اربعہ میں مروی ہیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی، ج۲، ص۴۶۷)

وصال

سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ماہ شوال ۵۴ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں ہوا۔ بموجب روایت دیگر دور خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوا۔(المرجع السابق)

﴿۳﴾ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلسلہ نسب

سیدہ عائشہ بنت ابوبکر صدیق بن ابوقحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج۸، ص۴۶)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ام عبداللہ ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے کنیت مقرر کرنے کی درخواست کی چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھانجے (یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے اپنی کنیت رکھ لو۔

ایک اور روایت میں آیا ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب اپنی بہن کے نوزائیدہ فرزند حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہِ رسالت میں لے کر حاضر ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کے منہ میں لعاب دہن ڈال کر فرمایا: یہ عبداللہ ہے اور تم ام عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذ کرازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴٦۸)

خواب میں سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صورت

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: تم تین راتیں مجھے خواب میں دکھائی گئیں ایک فرشتہ تمہیں (تمہاری تصویر) ریشم کے ایک ٹکڑے میں لے کر آیا اور اس نے کہا: یہ آپ کی زوجہ ہیں ان کا چہرہ کھولئے۔ پس میں نے دیکھا تو وہ تم تھیں میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا کرے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة،باب فی فضل عائشة،الحدیث۲٤۳۸،ص۱۳۲٤)

دوسری روایت میں یہ لفظ بھی ہیں، یہ تمہاری زوجہ ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(سنن الترمذی، کتاب المناقب ،باب فضل عائشة،الحدیث۳۹۰٦،ج۵،ص٤۷۰)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور پیغام سنایا کہ اللہ تعالیٰ

نے آپ کا نکاح عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرما دیا ہے، اوران کے پاس عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک تصویر تھی۔

(شرح العلامة الزرقانی،المقصد الثانی،الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطاهرات،ج٤،ص٣٨٧)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح مدینہ طیبہ میں چھ سال کی عمر میں ماہ شوال میں ہوا،اور ماہِ شوال ہی میں نو سال کی عمر میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں نو سال تک رہیں۔ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے وصال فرمایا تو اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد،ذکرازواج رسول الله،ج٨،ص٤٦،٤٨)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور رخصتی بھی شوال کے مہینے میں ہوئی تو کون سی عورت مجھ سے زیادہ خوش نصیب ہے! ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ عورتوں کی رخصتی شوال میں ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح،باب استحباب التزوج ...الخ، الحدیث١٤٢٣،ص٧٣٩)

حبیبہ حبیب خدا عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اعظم فضائل ومناقب میں سے ان سے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا بہت زیادہ محبت فرمانا بھی ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اپنی نعلین مبارک میں پیوند لگا رہے تھے جبکہ میں چرخہ کات رہی تھی۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے چہرہ پرنور کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی پیشانی مبارک سے

پسینہ بہہ رہا تھا اور اس پسینہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے جمال میں ایسی تابانی تھی کہ میں حیران تھی ۔حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے میری طرف نگاہ کرم اٹھا کر فرمایا: کس بات پر حیران ہو؟ سیدہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے رخِ روشن اور پسینۂ جبین نے مجھے حیران کر دیا ہے اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کھڑے ہوئے اور میرے پاس آئے اور میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا: اے عائشہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے تم اتنا مجھ سے لطف اندوز نہیں ہوئی جتنا تم نے مجھے مسرور کردیا۔

(حلیۃ الاولیاء،ذکر النساء الصحابیات، عائشۃ زوج رسول اللہ،الحدیث ١٤٦٤، ج٢،ص٥٦)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس سے میں محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو گی؟ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: ضرور یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں محبت رکھوں گی۔اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت رکھو۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ،باب فی فضل عائشۃ،الحدیث ٢٤٤٢،ص ١٣٢٥)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کسی کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں بدگوئی کرتے سنا تو حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: او ذلیل وخوار! خاموش رہ، کیا تو اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی حبیبہ پر بدگوئی کرتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء،ذکر النساء الصحابیات،عائشۃ زوج رسول اللہ،الحدیث ١٤٦٠، ج٢،ص٥٥)

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذوق روایت

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بر تابعین میں سے ہیں، جب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے تو فرمایا کرتے: ''حدثتنی الصدیقة بنت الصدیق حبیبة رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم'' مجھ سے حدیث بیان کی صدیقہ بنت صدیق، محبوبۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے یا کبھی اس طرح حدیث بیان کرتے حبیبة حبیب اللّٰہ المبرّأة من السماء اللہ کے حبیب کی محبوبہ جن کی پارسائی کی گواہی آسمان سے نازل ہوئی۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذ کرازواج مطہرات وی، ج۲، ص۴۶۹)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ناز و نیاز

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو محبوب کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ گفتگو کرنے کی بہت قدرت تھی اور وہ جو چاہتیں بلا جھجک عرض کر دیتی تھیں اور یہ اس قرب و محبت کی وجہ سے تھا جو ان کے مابین تھی۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذ کرازواج مطہرات وی، ج۲، ص۴۷۱)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میں اپنی گڑیاں گھر کے ایک دریچہ میں رکھ کر اس پر پردہ ڈالے رکھتی تھی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے دریچہ کے پردہ کو اٹھایا اور گڑیاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو دکھائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: یہ سب کیا

ہیں؟ میں نے عرض کیا: میری بیٹیاں (یعنی میری گڑیاں) ہیں، ان گڑیوں میں ایک گھوڑا ملاحظہ فرمایا جس کے دو بازو تھے۔ فرمایا: کیا گھوڑوں کے بھی بازو ہوتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے تھے اوران کے بازو تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس پر اتنا تبسم فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم درذکرازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۱)

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص جنت میں داخل نہ ہوگا مگر حق تعالیٰ کی رحمت اوراس کے فضل سے۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کیا آپ بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر خدا کی رحمت سے؟ فرمایا: ہاں! میں بھی داخل نہ ہوں گا مگر یہ کہ مجھے حق تعالیٰ نے اپنی رحمت میں چھپالیا ہے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم درذکرازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۲)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے درآنحالیکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ بلند آواز سے باتیں کررہی تھیں، تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف بڑھے کہ اے ام رومان کی بیٹی! کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر اپنی آواز کو بلند کرتی ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم درمیان میں حائل ہوگئے۔ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے چلے گئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کو مناتے ہوئے فرمایا: کیا تم نے نہ دیکھا کہ میں تمہارے اور ان (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے درمیان حائل ہوگیا۔ راوی فرماتے ہیں: پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت خوش پایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بہت خوش ہوئے۔

(المسند للامام أحمد بن حنبل، مسند الكوفيين، حديث النعمان بن بشير، ج ٢، ص ٢٥٤)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: میں جانتا ہوں جب تم مجھ سے راضی رہتی ہو اور جب تم خفا رہتی ہو میں نے پوچھا: آپ کیسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا: جب تم مجھ سے خوش رہتی ہو تو کہتی ہو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے رب عزوجل کی قسم! اور جب ناراض رہتی ہو تو کہتی ہو ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم! میں نے عرض کیا: ہاں! یہی بات ہے میں صرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

(صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب غيرة النساء ...الخ، الحديث ٥٢٢٨، ج ٣، ص ٤٧١)

مطلب یہ ہے کہ اس حال میں صرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا نام نہیں لیتی۔ لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی ذات گرامی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی یاد میرے دل میں اور میری جان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی محبت میں مستغرق ہے۔

تفقہ فی الدین

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقہا و علما و فصحا بلغا اور اکابر مفتیانِ صحابہ میں سے تھیں اور حدیثوں میں آیا ہے کہ تم اپنے دو تہائی دین کو ان حمیرا (یعنی عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے حاصل کرو۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذ کرازواج مطهرات وی، ج۲،ص٤٦٩)

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے کسی کو معانی قرآن احکام حلال وحرام، اشعار عرب اور علم انساب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ عالم نہیں دیکھا۔

(حلية الاولياء،ذكر النساء الصحابيات،عائشة زوج رسول الله،الحديث ١٤٨٢، ج٢،ص ٦٠)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم کو کسی حدیث کے بارے میں مشکل پیش آتی ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کرتے تو ان کے پاس اس کے متعلق علم پاتے۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب،باب فضل عائشة،الحديث:٣٩٠٨،ج٥،ص ٤٧١)

برکاتِ آلِ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک سفر میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار مدینہ طیبہ کے قریب کسی منزل میں گم ہوگیا، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس منزل پر پڑاؤ ڈالا تاکہ ہار مل جائے، نہ منزل میں پانی تھا نہ ہی لوگوں کے پاس، لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شکایت لائے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے، دیکھا کہ راحت العاشقین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آغوش میں اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرما رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر سختی کا اظہار کیا لیکن سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے آپ کو جنبش سے باز رکھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سرکار دوعالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی چشمانِ مبارکہ خواب سے بیدار ہوجائیں چنانچہ صبح ہوگئی اور نماز کے لئے پانی عدم دستیاب، اس وقت اللہ عزوجل نے اپنے لطف وکرم سے آیت تیمّم نازل فرمائی اور لشکرِ اسلام نے صبح کی نماز تیمّم کے ساتھ ادا کی حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "ما ھی با ول برکتکم یا ال ابی بکر" اے اولادِ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ (مطلب یہ کہ مسلمانوں کو تمہاری بہت سی برکتیں پہنچی ہیں) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد جب اونٹ اٹھایا گیا تو ہار اونٹ کے نیچے سے مل گیا (گویا حکمت الٰہی عزوجل یہی تھی کہ مسلمانوں کے لئے آسانی اور سہولت مہیا کی جائے۔)

(صحیح البخاری، کتاب التیمم، باب التیمم، الحدیث ۳۳٤، ج ۱، ص ۱۳۳ ملخصاً)

ارفع شان

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: قبل اس کے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میرے لئے پیام نکاح دیں جبرئیل علیہ السلام نے ریشمی کپڑے پر میری صورت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو دکھائی۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ٤۷۰)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں: بے شک اللہ عزوجل کی نعمتوں میں سے مجھ پر یہ بھی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا وصال میرے گھر میں اور میری باری میں، میرے سینے اور گلے کے درمیان ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے میرے اور ان کے لعاب کو ان کے وصال کے وقت جمع فرمایا، عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آئے، ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو دیکھا کہ مسواک کی طرف

دیکھ رہے ہیں، میں نے پہچانا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم مسواک کو پسند فرماتے ہیں، میں نے پوچھا: آپ کے لئے مسواک لے لوں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے سر انور سے اشارہ فرمایا کہ ہاں! میں نے مسواک لی (مسواک سخت تھی) میں نے عرض کی: اسے نرم کردوں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے سر سے اشارہ فرمایا کہ ہاں! تو میں نے (اپنے منہ سے چبا کر) اسے نرم کردیا، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کو اپنے منہ میں پھیرا۔ (اس طرح میرا اور سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا لعاب جمع ہوگیا۔)

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی و وفاته، الحدیث ٤٤٤٩، ج٣، ص١٥٧)

خلفائے مسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایمان افروز اقوال

مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے عرض کی: (ام المؤمنین پر افترا کرنے والے) منافقین قطعاً جھوٹے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو اس سے محفوظ رکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے جسم اطہر پر مکھی بیٹھے، اس لئے کہ وہ نجاست پر بیٹھتی اور اس سے آلودہ ہوتی ہے، تو جب اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو اتنی سی بات سے بھی محفوظ رکھا پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو ایسے کی صحبت سے محفوظ نہ فرماتا جو ایسی بے حیائی سے آلودہ ہو۔

(تفسیر النسفی، الجزء الثانی عشر، النور تحت الآیة ١٢، ص ٧٧٢)

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سائے کو زمین پر نہیں پڑنے دیا اس لئے کہ کوئی شخص اس سائے پر اپنا پاؤں نہ رکھے تو جب کسی کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سائے پر پاؤں

رکھنے کا بھی موقع نہ دیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زوجہ کی آبرو پر کسی کو کیسے اختیار دے دیتا۔ (تفسیر النسفی،الجزء الثانی عشر،النور تحت الآیۃ ۱۲،ص ۷۷۲)

حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بے شک جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اس بات پر بھی مطلع کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نعلین پر میل لگا ہوا ہے، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کی کہ اسے اپنے پاؤں سے اتار دیجئے کیونکہ اس میں میل لگا ہوا ہے، لہٰذا اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو الگ کردینے کا حکم بھی نازل ہو جاتا۔

(تفسیر النسفی،الجزء الثانی عشر،النور تحت الآیۃ ۱۲،ص ۷۷۲)

انفاق فی سبیل اللہ عزوجل

مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے لئے دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ مجھے جنت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات میں رکھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس رتبہ کی تمنا کرتی ہو تو کل کے لئے کھانا بچا کر نہ رکھو۔ اور کسی کپڑے کو جب تک اس میں پیوند لگ سکتا ہے بے کار نہ سمجھو، سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اس وصیت و نصیحت پر اس قدر کاربند رہیں کہ کبھی آج کا کھانا کل کے لئے بچا کر نہ رکھا۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،ذکر امہات المؤمنین،حضرت عائشۃ،ج ۲،ص ۴۷۲)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ستر ہزار درہم راہِ خدا میں صدقہ کرتے دیکھا حالانکہ

ان کی قمیص کے مبارک دامن میں پیوند لگا ہوا تھا۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،ذکر امہات المؤمنین،حضرت عائشۃ،ج۲،ص۴۷۳)

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی دن وہ سب دراہم اقارب وفقرا میں تقسیم فرمادیئے۔اس دن روزہ سے ہونے کے باوجود شام کے کھانے کے لئے کچھ نہ بچایا۔ باندی نے عرض کیا کہ اگر ایک درہم روٹی خریدنے کے لئے بچالیتیں تو کیا ہوتا؟ فرمایا: یاد نہیں آیا اگر یاد آجاتا تو بچالیتی۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،ذکر امہات المؤمنین،حضرت عائشۃ،ج۲،ص۴۷۲)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کتب معتبرہ میں دو ہزار دوسودس حدیثیں مروی ہیں ان میں سے بخاری و مسلم میں ایک سو چوہتر متفق علیہ ہیں اور صرف بخاری میں چوّن اور صرف مسلم میں سڑسٹھ ہیں، بقیہ تمام کتابوں میں ہیں صحابہ وتابعین میں سے خلق کثیر نے ان سے روایتیں لی ہیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،ذکر امہات المؤمنین،حضرت عائشۃ،ج۲،ص۴۷۲)

وصال

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں ۵۷ھ میں ۶۶ سال کی عمر میں ہوا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

(شرح الزرقانی علی المواھب،المقصدالثانی،الفصل الثالث،عائشۃ ام المؤمنین،ج۴،ص۳۹۲)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال کے وقت فرمایا: کاش کہ میں

درخت ہوتی کہ مجھے کاٹ ڈالتے کاش کہ پتھر ہوتی کاش کہ میں پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۷۳)

جب سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال فرمایا تو ان کے گھر سے رونے کی آواز آئی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی باندی کو بھیجا کہ خبر لائیں۔ باندی نے آکر وصال کی خبر سنائی تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی رونے لگیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وہ سب سے زیادہ محبوب تھیں اپنے والد ماجد کے بعد۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۷۳)

﴿۴﴾ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نسب شریف

ام المؤمنین حفصہ بنت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ سیدہ کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت مظعون، حضرت عثمان بن مظعون کی بہن ہیں۔

(الطبقات الکبری لابن سعد،ذکرازواج رسول اللّٰہ،ج۸،ص۶۵)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پہلے حضرت خنیس بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں، جو شرکائے بدر میں سے ہیں سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کے ہمراہ ہجرت فرمائی۔

(الطبقات الکبری لابن سعد،ذکرازواج رسول اللّٰہ،ج۸،ص۶۵)

بعدِ وصالِ حضرت خُنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی کے نکاح کے لئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا مگر انہوں نے اثبات میں جواب نہ دیا، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش ہو تو حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ کے ساتھ کردوں! اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے غصہ آ گیا اور یہ غصہ اس سے زیادہ تھا جتنا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر آیا تھا۔ اس کے بعد چند راتیں گزری تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے پیام دیا اور میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے کردیا۔ پھر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شاید آپ اس وقت مجھ پر ناراض ہوگئے تھے جب آپ کی پیش کش پر میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے کہا: میں ناراض ہوگیا تھا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ کی پیش کش کا انکار تو نہیں کیا تھا البتہ میں یہ جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یاد فرمایا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے راز کو افشا نہیں کیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم انہیں قبول نہ فرماتے تو میں قبول کرلیتا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ، ج۸، ص ۶۵، ملخصاً)

خوشخبری

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر ہوکر عرض کی: آپ انھیں طلاق نہ دیں کیونکہ وہ شب بیدار، بکثرت

روزے رکھنے والی اور جنت میں آپ کی زوجہ ہیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی،الحدیث ٣٠٦،ج٢٣،ص١٨٨)

سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ساٹھ حدیثیں مروی ہیں، ان میں سے چار تو متفق علیہ،صرف مسلم میں چھ اور پچاس دیگر تمام کتابوں میں مروی ہیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج٢،ص٤٧٤)

وصال

سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال زمانۂ امارتِ حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ۴۵ھ یا ۴۱ھ یا ۴۷ھ میں ہوا۔ بعض خلافت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بتاتے ہیں لیکن پہلا قول صحیح تر ہے۔(المرجع السابق)

﴿۵﴾ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلسلہ نسب

زینب بنت خزیمہ بن حارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد،ذکر ازواج رسول اللہ،ج٨،ص٩١)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقراو مساکین پر نہایت ہی مہربان تھیں۔ انہیں کھانا کھلاتیں اوران پر بڑی شفقت فرماتی تھیں۔ لہٰذا زمانہ جاہلیت میں بھی ''ام المساکین'' کے لقب سے مشہور تھیں۔ آپ کا پہلا نکاح حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا جو نہایت بہادری سے لڑتے ہوئے غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ہجرت کے تیسرے سال حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ازواج

مطہرات میں شامل ہوئیں۔لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں بہت کم حیات رہیں۔اور رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں وصال فرمایا۔

وصال: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تین ماہ یا چھ ماہ یا آٹھ ماہ سرکار ابدقرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہ کر ماہ ربیع الاخر ۴ھ میں اس دارِفانی سے کوچ کیا۔اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۷۴)

﴿۶﴾ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلسلہ نسب

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہند بنت ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے،آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ ہے۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۷۵)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح حضرت ابوسلمہ ابن عبدالاسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔جن سے چار بچے پیدا ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر حبشہ سے مدینہ طیبہ واپس آئیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۷۵)

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔لڑائی کے دوران جو زخم آئے کچھ عرصہ مندمل ہونے کے بعد دوبارہ تازہ ہوگئے۔اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے انہی زخموں کی وجہ سے ۴ھ میں اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۷۵)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے وصال کے بعد اس دعا کو اپنا ورد بنالیا ہے جسے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مسلمان کو مصیبت کے وقت پڑھنے کی تعلیم فرمائی وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اُجُرنِیُ فِیُ مُصِیبَتِیُ وَاخُلُفُ لِیُ خَیرًا مِّنُھَا

ترجمہ:''اے اللہ! عزوجل مجھے اجر دے میری مصیبت میں اور میرے لئے اس سے بہتر قائم مقام بنا''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اپنے شوہر کے وصال کے بعد اس دعا کو پڑھتی تھی اور اپنے دل میں کہتی کہ ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر مسلمانوں میں کون ہوگا۔لیکن چونکہ یہ ارشاد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا تھا اس لئے اسے پڑھتی رہی۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۷۵)

نیز سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے سن رکھا تھا کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: جو میت کے سرہانے موجود ہو وہ اچھی دعا مانگے اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جب ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا تو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ان کے فراق میں کیا کہوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: یہ کہو''اے اللہ! عزوجل انہیں اور مجھے بخش دے اور

میری عاقبت کو اچھی بنا۔ پھر میں اسی دعا پر قائم ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر عوض عطا فرمایا۔ اور وہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تھے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، درذکر ازواج مطہرات وی، ج۲، ص۴۷۵)

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تعزیت کے لئے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے اور دعا فرمائی۔ اے خدا ان کے غم کو تسکین دے اور ان کی مصیبت کو بہتر بنا اور بہتر عوض عطا فرما۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، درذکر ازواج مطہرات وی، ج۲، ص۴۷۵)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنا اپنا پیام بھیجا لیکن حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کے پیام کو منظور نہ فرمایا پھر جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا پیام آیا تو کہا: "مرحبا برسول الله" صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ماہ شوال ۴ھ میں ہوا۔ ان کا مہر ایسا سامان جو دس درہم کی مالیت کا تھا مقرر ہوا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، درذکر ازواج مطہرات وی، ج۲، ص۴۷۵)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین سو اٹھتر حدیثیں مروی ہیں ان میں تیرہ حدیثیں بخاری و مسلم میں صرف بخاری میں تین حدیثیں اور تنہا مسلم میں تیرہ اور باقی دیگر کتابوں میں مروی ہیں۔ (المرجع السابق، ص۴۷۶)

وصال

ام المؤمنین حضرتِ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال امہات المؤمنین میں سے سب سے آخر میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ۵۹ھ میں ہوا جو صحیح تر ہے اور

بعض ۶۲ھ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد بتاتے ہیں۔ اور اس قول کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جسے ترمذی نے ایک انصار کی بیوی سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ وہ کہتی ہیں میں ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو روتے ہوئے دیکھ کر عرض کیا اے ام سلمہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس چیز نے رلایا ہے؟ فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی خواب میں تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سر انور اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے محاسن شریف گرد آلود ہیں اور گریہ فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کس بات پر گریہ فرما رہے ہیں۔ فرمایا: جہاں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا گیا وہاں موجود تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت حیات تھیں۔

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال چوراسی سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں ہوا۔ ان کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بقول دیگر سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی، ج۲، ص ۴۷۵)

﴿۷﴾ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برہ تھا۔ سرکار دو عالم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام تبدیل فرما کر زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رکھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ام الحکم تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ امیمہ بنتِ عبدالمطلب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو طلاق دے دی۔ اس

کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ ہوا۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی، ج۲،ص ٤٧٥)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: جاؤ اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو میرے لئے پیام دو۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پہنچا اور کہا کہ تمہیں خوشی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے لئے پیام دوں۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: میں اس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتی جب تک کہ میں اپنے رب عزوجل سے مشورہ نہ کرلوں۔ پھر وہ اٹھیں اور مصلّے پر پہنچیں اور سربسجود ہوکر بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: اے خدا! تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھے چاہا ہے اگر میں ان کی زوجیت کے لائق ہوں تو مجھے ان کی زوجیت میں دے دے۔ اسی وقت ان کی دعا قبول ہوئی اور یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾

(پ۲۲،الاحزاب:۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کی بی بیوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہوجائے اور اللہ کا حکم ہوکر رہنا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر آثار وحی ظاہر ہوئے چند لمحے بعد مسکراتے ہوئے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جائے اور انہیں بشارت دے کہ حق تعالیٰ نے ان کو میری زوجیت میں دے دیا ہے اور نازل شدہ آیت تلاوت فرمائی۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خادمہ حضرت سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوڑیں اور سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بشارت دی اور انہوں نے یہ خوشخبری سنانے پر اپنے زیورات اتار کر حضرت سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا کردیئے اور سجدہ شکر بجالائیں اور دو ماہ روزہ سے رہنے کی نذر مانی۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۷۷)

انفاق فی سبیل اللہ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کوئی عورت حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ نیک اعمال کرنے والی، صدقہ وخیرات کرنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، اور اپنے نفس کو ہر عبادت وتقرب کے کام میں مشغول رکھنے والی نہیں دیکھی۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی،،ج۲،ص۴۷۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحت کے ساتھ مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا: ''تم میں سے جس کے ہاتھ دراز ہیں وہ مجھ سے ملنے میں تم سب پر سبقت کرنے والی ہے۔'' اس کے بعد ازواج مطہرات نے اپنے اپنے ہاتھوں کو بانس کا ٹکڑا لے کر ناپنا شروع کردیا

تا کہ جانیں کہ کس کے ہاتھ زیادہ دراز ہیں۔

انہوں نے جانا کہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ زیادہ دراز ہیں، جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دار فانی سے رخصت ہوئیں تو انہیں معلوم ہوا کہ درازی سے مراد صدقہ وخیرات کی کثرت تھی، اس لئے کہ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ہاتھ سے دستکاری کرتیں اور صدقہ دیتی تھیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۷۸)

سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے عرض کیا: مجھے چند فضیلتیں ایسی حاصل ہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی کسی اور زوجہ کو حاصل نہیں ایک یہ ہے کہ میرے جد اور آپ کے جد ایک ہیں، دوسرے یہ کہ میرا نکاح آسمان میں ہوا تیسرے یہ کہ اس قصہ میں جبرائیل علیہ السلام سفیر و گواہ تھے۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۷۸)

ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گیارہ حدیثیں مروی ہیں دو متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم میں ہیں اور باقی نو دیگر کتابوں میں ہیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۷۸)

وصال

ان کے وصال کی خبر جب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہنچی تو فرمایا: ''پسندیدہ خصلت والی، فائدہ پہنچانے والی، یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری کرنے والی دنیا سے چلی گئی۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ترپن سال کی عمر میں ۲۰ھ یا ۲۱ھ مدینہ شریف میں ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، درذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۸)

﴿۸﴾ ام المؤمنین سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام بھی برہ تھا، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام تبدیل کر کے جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رکھ دیا تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی یہ کہے ''برہ کے پاس سے نکل آئے''۔

(برہ کے معنی نیکی واحسان کے ہیں۔) (المرجع السابق، ص ۴۷۹)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی شیریں، ملیح اور صاحبِ حسن و جمال عورت تھیں۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، تو انہوں نے سب سے پہلی بات یہ کہی کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں مسلمان ہو کر حاضر ہوئی ہوں، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و انک رسولہ اور میں حارث بن ابی ضرار کی بیٹی ہوں جو اس قبیلہ کا سردار اور پیشوا تھا، اب لشکر اسلام کے ہاتھوں میں قید ہوں، اور حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آ گئی ہوں، اور انہوں نے مجھے اتنے مال پر مکاتب (مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا معاہدہ کیا ہوا ہو۔ مختصر القدوری، کتاب المکاتب، ص ۳۷۶) بنایا ہے کہ میں اسے ادا نہیں کرسکتی، میں امید رکھتی

ہوں کہ میری اعانت فرمائی جائے تا کہ کتابت (یعنی آزادی کی قیمت) کی رقم ادا کرسکوں، فرمایا: میں ادا کردوں گا اوراس سے بھی بہتر تمہارے ساتھ سلوک کروں گا۔عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اس سے بہتر کیا ہوگا؟ فرمایا: کتابت کی رقم دے کر تمہیں حِبالۂ عقد میں لاکر زوجیت کا شرف بخشوں گا۔اس کے بعد کسی کو ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ وہ کتابت کی رقم ادا کرے، پھر آزادی کے بعد ان سے نکاح کیا اور ان کا مہر چار سو درہم مقرر فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ ان کا مہر بنی المصطلق کے قیدیوں کی آزادی کو بنایا۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی، ج۲،ص ۴۸۰)

قیدیوں کی رہائی

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب اس حقیقت حال سے باخبر ہوئے تو باہم کہنے لگے: ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے حرم کے اقربا کو جو کہ ان کے اصہار ہیں قید وغلامی میں رکھیں اس کے بعد سب کو آزاد کردیا۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص ۴۸۰)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نہیں جانتی کہ ازواج مطہرات میں سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ خیروبرکت والی کوئی اور ہو۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص ۴۸۰)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب

ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا کہ مدینہ طیبہ سے چاند چلتا ہوا میری

آغوش میں اتر آیا، یہ خواب کسی سے بھی بیان نہ کیا جب میں خواب سے بیدار ہوئی تو اس کی تعبیر خود ہی کر لی جو الحمدللہ پوری ہوئی۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی، ج۲،ص ۴۸۰)

کتب معتبرہ میں سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سات حدیثیں مروی ہیں، بخاری میں دو مسلم میں دو اور باقی دیگر کتابوں میں مروی ہیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص ۴۸۱)

وصال

ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال پینسٹھ سال کی عمر میں ۵۰ھ یا ۵۶ھ میں مدینہ طیبہ میں ہوا۔ان کی نماز جنازہ مروان نے پڑھائی جو کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے مدینہ میں حاکم تھا۔

(الطبقات الکبریٰ،ذکر ازواج رسول اللہ،جویریۃ بنت الحارث،ج۷،ص ۹۵)

﴿۹﴾ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلسلہ نسب

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبدشمس بن مناف۔ان کا نام رملہ یا بقول دیگر ہند تھا،ان کی والدہ صفیہ بنتِ ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس تھیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم،درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص ۴۸۱)

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اوائل اسلام میں ایمان لے آئیں اور حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ کی۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے عبیداللہ بن جحش کی زوجیت میں تھیں

جس سے ایک بیٹی پیدا ہوئی، اس کا نام حبیبہ تھا، اسی سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ام حبیبہ ہوئی عبید اللہ بعد میں دین اسلام سے پھر گیا اور مرتد ہو کر مرا۔

(الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ، ج۸، ص۷۶)

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھے ''یا ام المؤمنین'' کہہ کر مخاطب کررہا ہے، میں نے خواب کی تعبیر یہ لی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم مجھے نکاح میں لائیں گے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ، ج۸، ص۷۷)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نجاشی کے پاس بھیجا کہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے لئے پیام دیں اور نکاح کریں، پھر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا وکیل بنایا، نجاشی نے خطبہ پڑھا، حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وہ تمام مسلمان جو حبشہ میں موجود تھے شریک محفل ہوئے، پھر نجاشی نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دینار سپرد کئے لوگ جب روانہ ہونے کے لئے تیار ہوئے تو نجاشی نے کہا: بیٹھ جاؤ کہ مجلس نکاح میں کھانا کھلانا انبیا علیہم السلام کی سنت ہے، نجاشی نے کھانے کا انتظام کیا، سب نے کھانا کھایا پھر رخصت ہوگئے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی، ج۲، ص۴۸۱)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ادب

صلح حدیبیہ کے دوران ابوسفیان مدینہ منورہ آیا سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پہنچ کر چاہا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بستر پر بیٹھے سیدہ نے اپنے باپ کو بستر پر بیٹھنے سے منع کر دیا اور فرمایا: یہ بستر طاہر ومطہر ہے اور تم نجاست شرک سے آلودہ ہو۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۸۱)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کتب معتبرہ میں پینسٹھ احادیث مروی ہیں ان میں سے دو متفق علیہ ہیں ایک تنہا مسلم میں ہے باقی دیگر کتابوں میں مروی ہیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۸۲)

وصال

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاکیزہ ذات، حمیدہ صفات، جواد اور عالی ہمت تھیں، قرب وصال سیدہ عائشہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ مجھے ان امور میں معاف کردو جو ایک شوہر کی بیویوں کے درمیان ہوجاتے ہیں اور اس نوع سے جو کچھ میری جانب سے تمہارے متعلق واقع ہوا ہو اسے معاف کردو۔ انہوں نے کہا حق تعالیٰ آپ کو بخشے اور معاف کرے ہم بھی معاف کرتے ہیں۔ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں خوش رکھے تم نے مجھے خوش کردیا۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۸۱)

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال مدینہ طیبہ میں ۴۰ھ یا ۴۴ھ میں ہوا۔ ایک قول کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال شام میں ہوا۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۸۲)

﴿۱۰﴾ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ تعالٰی عنہا

ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب بنی اسرائیل سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

(المواھب اللدنیۃ،المقصد الثانی،الفصل الثالث،ذکر ازواجہ الطاھرات...الخ،ج۱،ص۴۱۲)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم

ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حیی خیبر کے قیدیوں میں تھیں۔حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے ان کو اپنے لئے منتخب کرلیا۔ایک روایت میں ہے کہ وہ دحیہ کلبی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حصہ میں آئیں لوگوں نے کہا وہ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔حسینہ جمیلہ ہونے کے علاوہ قبیلہ کے سردار کی بیٹی بھی ہیں لہٰذا مناسب یہی ہے، کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے ساتھ مخصوص کی جائیں۔ مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: ان قیدی باندیوں میں سے کوئی اور لےلو۔بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت دحیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کوسیدہ صفیہ کے چچا کی لڑکی ان کے بدلہ میں مرحمت فرمائی۔ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت دحیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو سات باندیوں کے بدلہ میں خریدا۔پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے انہیں آزاد فرمادیا اور نکاح کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر بنایا۔

(مدارج النبوت،قسم سوم،باب ششم،وصل ذکر غزوۂ خیبر...الخ،ج۲،ص۲۴۹)

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا خواب

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے خواب میں دیکھا کہ چاند ان کی آغوش میں

آ گیا ہے جسے اپنے پہلے شوہر کنانہ سے بیان کیا۔اس نے کہا کہ تو اس بات کی خواہش رکھتی ہے کہ اس بادشاہ کی بیوی بنے جو مدینہ میں ہے اور ایک طمانچہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو مارا جس سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی آنکھ نیلی پڑ گئی، اس طمانچہ کا اثر ظاہر تھا، سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے استفسار پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ساری حقیقت حال بیان کر دی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ج۸، ص۹۶)

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا ادب

غزوہ خیبر سے واپسی پر حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے اپنے پائے مبارک سواری پر رکھے تاکہ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اپنے قدموں کو حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی ران پر رکھ کر سوار ہو جائیں۔ سیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اپنے قدم کے بجائے اپنے زانو کو حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی ران پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے ان کو اپنا ردیف بنایا اور پردہ باندھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ج۸، ص۹۶)

حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی باری کے دن ان کے پاس تشریف لائے، سیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو روتا پا کر سبب گریہ وزاری پوچھا عرض کیا: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا آکر مجھے ایذا دیتی ہیں، کہتی ہیں کہ ہم صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے بہتر ہیں کیونکہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے نسب مبارک کی شرافت حاصل ہے، حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیوں نہیں کہا کہ تم کیوں کر مجھ سے بہتر ہو، حالانکہ میرے باپ

ہارون علیہ السلام ہیں اور میرے چچا موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۸۳)

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کتب معتبرہ میں دس حدیثیں مروی ہیں۔ایک متفق علیہ اور باقی نو دیگر کتابوں میں ہیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۸۳)

وصال

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال مختلف اقوال کے مطابق ۳۶ھ یا ۵۲ھ میں ہوا، یہ قول بھی ہے کہ خلافت فاروقی میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا، اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۸۳)

﴿۱۱﴾ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام المؤمنین سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برہ تھا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام تبدیل کر کے میمونہ رکھا۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲،ص۴۸۳)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام ہند بنت عوف ہے جن کے ایسے داماد تھے جو کسی اور کو میسر نہیں، ایک داماد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تھے، دوسرے داماد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیونکہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں، ہند بنت عوف کی پہلے شوہر عمیس خشعمی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو صاحبزادیاں تھیں، ایک اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو پہلے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں آئیں، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوسری بہن حضرت زینب بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی، ج۲،ص ۴۸۴)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ ماہ ذیقعدہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء میں ہوا۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی، ج۲،ص ۴۸۴)

جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی طرف سے انہیں نکاح کا پیام ملا وہ اونٹ پر سوار تھیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اونٹ اور جو اس پر ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے لئے ہے۔

(التفسیر القرطبی،الجزء الرابع عشر، الاحزاب: ۵۰، ج۷،ص ۱۵۴)

یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح، زفاف اور وصال ایک ہی مقام پر واقع ہوا جسے سرف کہتے ہیں اور یہ مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی، ج۲، ص ۴۸۴)

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چھہتر حدیثیں مروی ہیں۔سات متفق علیہ باقی دیگر کتابوں میں ہیں۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲، ص٤٨٤)

وصال

سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال مشہورتر قول کے مطابق ۵۱ھ میں ہوا اور باقوال مختلفہ ۶۱ھ یا ۶۳ھ یا ۶۶ھ بھی بتایا گیا ہے۔بقول بعض حضرات میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ۳۸ھ میں امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوا۔اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آخری زوجہ مطہرہ ہیں ان کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کسی سے نکاح نہ فرمایا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھانجے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اور دیگر بھانجوں نے انکو قبر میں اتارا۔

(مدارج النبوت،قسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی،ج۲، ص٤٨٤)

مآخذ ومراجع

مطبوعه	کتاب	نمبر شمار
مرکزاهلسنت برکات رضا هند	قرآن مجید	۱
مرکزاهلسنت برکات رضا هند	كنز الايمان فى ترجمة القرآن	۲
مرکزاهلسنت برکات رضا هند	خزائن العرفان فى تفسير القرآن	۳
دارالكتب العلمية بيروت	صحيح البخارى	٤
دارابن حزم بيروت	صحيح مسلم	٥
دارالفكر بيروت	المسند للامام احمد بن حنبل	٦
دارالفكر بيروت	سنن الترمذى	۷
دارالكتب العلمية بيروت	حلية الاولياء	۸
دارالمعرفة بيروت	تفسير النسفى	۹
دارالكتب العلمية بيروت	شرح العلامة الزرقانى	۱۰
دارالكتب العلمية بيروت	المواهب اللدنية	۱۱
دارالكتب العلمية بيروت	الطبقات الكبرىٰ لابن سعد	۱۲
دارالكتب العلمية بيروت	السيرة النبوية لابن هشام	۱۳
داراحياء التراث العربى بيروت	اسد الغابة	١٤
دارالكتب العلمية بيروت	الاستيعاب	١٥
داراحياء التراث العربى بيروت	المعجم الكبير للطبرانى	١٦
مرکزاهلسنت برکات رضا هند	مدارج النبوت	۱۷
مكتبة المدينه كراچى	حدائق بخشش	۱۸

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے مسائل (کِفْلُ الْفَقِیْهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات:199)

(۲) ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات:60)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

(۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

(۵) شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

(۶) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَالٍ) (کل صفحات:63)

(۷) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات:100)

(۸) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْدِ) (کل صفحات:55)

(۹) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

(۱۰) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) (کل صفحات:125)

(۱۱) دعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهُ ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

ازامام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱۲) كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات:74)۔ (۱۳) تَمْهِيْدُ الْاِيْمَانِ ۔ (کل صفحات:77) (۱۴) اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)۔ (۱۵) اِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات:60) (۱۶) اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِيْ (کل صفحات:46) (۱۷) اَجْلَى الْاِعْلَامِ (کل صفحات:70) (۱۸) اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّةِ (کل صفحات:93) (۱۹، ۲۰) جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی) (کل صفحات:570، 672)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۲۱) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)

(۲۲) انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

(۲۳) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)

(۲۴) فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

(۲۵) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

(۲۶) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)

(۲۷) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)

(۲۸) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

(۲۹) نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196)

(۳۰) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً63)

(۳۱) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)

(۳۲) مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

(۳۳) حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)

(۳۴) تحقیقات (کل صفحات:142)

(۳۵) اربعین حنفیہ (کل صفحات:112) (۳۶) عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)

(۳۷) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30) (۳۸) توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)

(۳۹) قبر کھل گئی (کل صفحات:48) (۴۰) آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)

(۴۱) ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32) (۴۲ تا ۴۸) فتاوی اہل سنت (سات حصے)

(۴۹) قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24) (۵۰) غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)

(۵۱) تعارفِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:100) (۵۲) رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)

(۵۳) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)

(۵۴) مدنی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:68) (۵۵) دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)

(۵۶) تربیتِ اولاد (کل صفحات:187) (۵۷) آیاتِ قرانی کے انوار (کل صفحات:62)

(۵۸) احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66) (۵۹) فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)

شعبہ تراجمِ کتب

(۶۰) جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:۷۴۳)

(۶۱) شاہراہ اولیاء (مِنْهَا جُ الْعَارِفِيْنَ) (کل صفحات:36)

(۶۲) حسنِ اخلاق (مَكَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)

(۶۳) راہِ علم (تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِيقَ التَّعَلُّمْ) (کل صفحات:102)

(۶۴) بیٹے کو نصیحت (اَيُّهَاالْوَلَد) (کل صفحات:64) (۶۵) الدعوة الى الفكر (کل صفحات:148)

شعبہ درسی کتب

(۶۶) تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45) (۶۷) کتاب العقائد (کل صفحات:64)

(۶۸) نزهة النظر شرح نخبة الفكر (کل صفحات:175) (۶۹) اربعين النوويه (کل صفحات:121)

(۷۰) نصاب التجوید (کل صفحات:79) (۷۱) گلدستہ عقائد واعمال (کل صفحات:180)

(۷۲) وقاية النحو فی شرح هداية النحو

شعبہ تخریج

(۷۳) عجائب القران مع غرائب القران (کل صفحات:422) (۷۴) جنتی زیور (کل صفحات:679)

(۷۵ تا ۸۰) بہارِ شریعت (پانچ حصے) (۸۱) اسلامی زندگی (کل صفحات:170)

(۸۲) آئینۂ قیامت (کل صفحات:108) (۸۳) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:274)

(۸۴) اُمہات المؤمنین (کل صفحات:59)

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ ان شاء اللّٰہ عزوجل علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

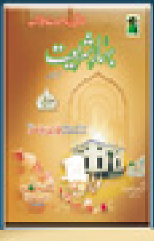
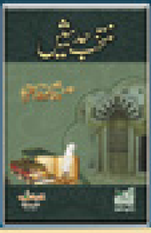
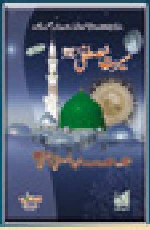

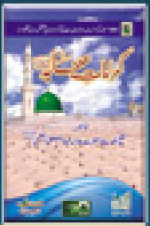

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذَرِیعے مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے اِنْ شَاءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَاءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): کھوکھر مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سیدنا عادل علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net